یوم سہ شنبہ

جلد ۲۹ | یکم شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۳ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | یکم اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۷۳

نبوّت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسئلہ تکفیر کے متعلق

غیر مبایعین کے سابقہ اور موجودہ عقائد

جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے اخبار "پیغام صلح" (۲۶- مارچ سنہ ۱۹۴۱ء) لکھتا ہے:۔

"ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ صدر استفسار یہ نے "ظلی نبوت" کا الزام قائم کیا تھا۔ اس ذہنیت کے لوگوں کے لئے جو اس نوعیت کے الزامات تراشتے ہیں۔ آپ کے عقائد نبوت اور تکفیر ممد و معاون ہیں۔ یا نہیں؟ یہ غلط فہمی حضرت بانئے سلسلہ کے متعلق آپ کی ہی پیدا کی ہوئی ہے۔ ورنہ آج کسے جرأت تھی۔ کہ یوں حضرت بانئے سلسلہ کے مونہہ آتا۔"

ہم بارہا یہ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ نبوت اور تکفیر کے مسئلہ میں غیر مبایعین بھی ہماری طرح اعتقاد رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا تو وہ سنہ ۱۹۱۳ء تک اقرار کرتے رہے ہیں۔ اور تکفیر مسلمین کے اب بھی قائل ہیں۔ چنانچہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے غیر مبایعین کے سابقہ عقائد ذیل کے حوالجات سے عیاں ہیں

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین لکھ چکے ہیں:۔

۱۔ "ایک شخص (حضرت احمد علیہ السلام) جو اسلام کا حامی ہو کر مدعی رسالت ہوا" (رسالہ ریویو اردو۔ جلد ۵۔ صفحہ ۱۶۶)

۲۔ "اس نبی آخر زمان کے دعوٰے کی تصدیق کو سمجھنے کے لئے اندرونی شہادت پر غور کریں" (جلد ۶ صفحہ ۹۹)

۳۔ "آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے انہیں آخرین کہا گیا ہے" (جلد ۶ صفحہ ۹۶)

۴۔ "ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی" (جلد ۳۔ صفحہ ۴۱۱)

۵۔ "جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مامور اور نبی کر کے بھیجا ہے۔ وہ بھی شہرت پسند نہیں" (جلد ۵ صفحہ ۳۲)

۶۔ "اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ ..... اخیر زمانہ میں ..... اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کریگا اور اس کا نام مسیح موعود ہو گا۔ سو ایسا ہی ہوا" (جلد ۵۔ صفحہ ۲۱۴)

۷۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء میں گورداسپور کی عدالت میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے حلفیہ بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "مدعی نبوت" قرار دیا:۔

یہ تو مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ درباره نبوت تھا۔ اب دوسرے غیر مبایعین کے ساتھ عقائد ملاحظہ ہوں۔ انہوں نے "پیغام صلح" میں دو دفعہ یہ حلفیہ بیان شائع کیا۔ کہ:۔

۸۔ "ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ساری دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالےٰ نہیں چھوڑ سکتے" (پیغام صلح ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء)

۹۔ "ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالےٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ..... ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی" (پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

ان نو بطور نمونہ پیش کردہ حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق غیر مبایعین کا وہی کچھ عقیدہ تھا جو آج ہماری جماعت کا ہے۔ مگر افسوس کہ بعد میں وہ اس عقیدہ پر قائم نہ رہے:۔

دوسرا عقیدہ جسے پیغام صلح انے مورد اعتراض قرار دیا ہے مسئلہ تکفیر ہے۔ حالانکہ اس بارہ میں غیر مبایعین اب تک وہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ جو ہمارا ہے۔ چنانچہ:۔

۱۔ مولوی محمد علی صاحب ایک طرف تو اپنا یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں۔ کہ "جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں" اور دوسری طرف یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ ہر وہ شخص جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پرانے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ وہ مہر ختمیت کو توڑتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ تمام مسلمان جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل اور نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کے پابند ہیں۔ مگر ساتھ ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد کے بھی قائل ہیں۔ وہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج" ہیں:۔

۲۔ پھر مولوی محمد علی صاحب ایک طرف تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے۔ وہ کفر دونوں میں سے ایک پر پڑتا ہے۔ یعنی کہنے والے پر ہی پڑتا ہے۔" (رد تکفیر اہل قبلہ ص۶)

مگر دوسری طرف آپ اپنے خطبہ جمعہ ۷ مارچ ۱۹۴۱ء میں فرماتے ہیں۔

"میں ان عالمگیر اخوت اسلامی کے دعوے داروں سے پوچھتا ہوں۔ کہ تم نے کونسی عالمگیر اخوت اسلامی کو باقی رہنے دیا۔ کہاں ہے وہ عالمگیر اخوت اسلامی دنیا کے کس کونے میں ہے؟ تم نے تو ادنے ادنے باتوں پر مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور خود عالمگیر اخوت اسلامی کو پاش پاش کر دیا۔ تم نے مومنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ ساری قوم کے اندر کوئی حصہ ایسا نہیں جو یہ کہہ سکے۔ کہ میں دوسری کسی جماعت کے نزدیک کافر نہیں"۔

"تمام مسلمان بھی اختلاف رائے کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور بات بات پر کفر کے فتوے لگا دیتے ہیں" (پیغام صلح ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء ص۷)

مولوی صاحب کے ان بیانات سے واضح ہے کہ انکے نزدیک تمام مسلمان ایک دوسرے پر کفر کے فتوے عائد کرنے کی وجہ سے کافر بن چکے ہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ "جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے۔ وہ کفر دونوں میں سے ایک پر پڑتا ہے یعنی کہنے والے پر ہی پڑتا ہے" پس اس اصل کے مطابق بھی جناب مولوی صاحب عام مسلمانوں کو باوجود کلمہ گو ہونے کے کافر یقین کرتے ہیں۔

۳۔ یہ تو جناب مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ دربارہ کفر و اسلام تھا۔ اب ذرا "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور" کا اعتقاد بھی ملاحظہ ہو۔ انجمن مذکورہ نے اپنے ایک رسالہ "المہدی" میں یہ اعلان کیا تھا۔ کہ

"ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ کیا ۴۳ کروڑ مسلمان جو دنیا پر ہیں۔ ان میں سے صرف چار لاکھ احمدی ہی مسلمان ہیں۔ اور باقی سب کافر؟ مگر افسوس ہے کہ اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ ہم تو کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتے۔ اور نہ کافر کہتے ہیں۔ اور نہ ہمیں کسی کلمہ گو کو کافر کہنے کا شوق ہے۔ وہ تو خود کافر بن رہے ہیں اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملاکر کافر بنا رہے ہیں۔ کیونکہ جب وہ مسلمان ہو کر عیسائیوں کے دین کو قوت دے رہے ہیں۔ تو یہ اسوقت کے مسلمان سچے مسلمان کس طرح کہلا سکتے ہیں.......... کیا یہی مسلمان جو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین یقین کر رہے ہیں ان کو شرم نہیں آتی۔ کہ جب مسیح عیسےٰ کی زندگی میں ہی حضرت رسول کریم صلعم پیدا ہوئے۔ اور زندگی میں ہی فوت ہو گئے۔ تو پھر خاتم کون رہا۔ مسیح عیسےٰ یا محمد صلعم" (المہدی ماہ دسمبر ۱۹۱۴ء ص۴۴-۴۵)

اس اعلان سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ غیر مبایعین کے نزدیک حقیقی مسلمان صرف جماعت احمدیہ ہے۔ اور باقی کافر ہیں۔ ورنہ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس اعتراض کے وقت صاف صاف لکھتے۔ کہ یہ اعتراض درست نہیں۔ کیونکہ ہم ساری دنیا کے کلمہ گوؤں کو مسلمان یقین کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے ایسا جواب نہیں دیا بلکہ صرف یہ کہا ہے۔ کہ جبکہ تم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خاتم النبیین یقین کرتے ہو تو تم کیسے مسلمان کہلا سکتے ہو۔ خلاصہ یہ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور تکفیر کا عقیدہ "ظلی نبوت" کے اعتراض کا مؤید ہے تو یہ اعتراض غیر مبایعین پر بھی عائد ہوتا ہے۔ کاش وہ غور کریں اور سمجھیں۔

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر

"الفضل" کے خاتم النبیین کی نمبر کی قیمت ۲ر فی کاپی ہوگی۔ احباب اور جماعتیں جسقدر منگوانا چاہیں۔ ۲ر فی کاپی کے حساب سے رقم جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ جو احباب پہلے آرڈر ارسال فرما چکے ہیں۔ وہ بھی رقم ارسال فرما دیں۔ کیونکہ یہ نمبر بلا پیشگی قیمت پرچہ ارسال نہیں کیا جائیگا۔ آرڈر جلد سے جلد آنے چاہئیں تاخیر سے آنیوالی فرمائشوں کی تعمیل نہ ہو سکیگی (مینیجر)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ امان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب معہ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر کو سلسلہ کے ایک ضروری کام کے لئے لاہور اور گوجرانوالہ بھیجا گیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

مولوی ابو الفضل صاحب محمود کے چندہ کے متعلق

دفتر ہذا میں بعض احباب کی طرف سے مولوی ابو الفضل صاحب محمود کے متعلق شکائت موصول ہوئی تھی۔ کہ ان کو جو چندہ اشاعت کتب کے سلسلہ میں دیا جاتا ہے وہ اسے اور اغراض میں صرف کر لیتے ہیں۔ اس واقعہ کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرنے پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ "اخبار میں اعلان کیا جائے۔ کہ بعض دوستوں کی طرف سے شکائت آئی ہے۔ کہ ابو الفضل صاحب لوگوں سے بہت سا چندہ وصول کرتے ہیں۔ تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مفت لٹریچر کی اشاعت کے لئے ابو الفضل صاحب کو ان دوستوں سے امداد لینے کی اجازت دی گئی تھی۔ جن کو ان پر حسن ظنی ہو۔ اگر ایسے دوست ان کو رقم دیتے ہیں تو پھر اعتراض کے کیا معنی۔ اگر ان کو اعتبار نہیں تو وہ روپیہ نہ دیں۔ حکم تو نہیں ہے کہ ضرور ان سے لٹریچر خریدیں۔ کہ بعد میں شکائت پیدا ہو۔

حضور کا یہ ارشاد بغرض اطلاع شائع کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

عورتوں کا حق نمائندگی

مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا تھا۔

"عورتوں کے حق نمائندگی کے متعلق یہ عارضی فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرالیں۔ یعنی میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کرلیں۔ پھر ان کو جن کو میری اجازت سے منظور کیا جائے گا۔ مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیج دیا جایا کرے گا۔ وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سیکرٹری کے پاس بھیجدیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگوں گا۔ تو ان کی آراء کو بھی مدنظر رکھ لیا کروں گا۔ اس طرح عورتوں مردوں کے جمع ہونے کا جھگڑا بھی پیدا نہ ہوگا۔ اور مجھے بھی پتہ لگ جائے گا۔ کہ عورتیں مشورہ دینے میں کہاں تک مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان کی رائیں فیصلہ کرتے وقت مجلس میں سنا دی جائیں گی"۔

حضور کے مندرجہ بالا فیصلہ کے ماتحت جملہ رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ کو ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۳۲۰ ہش بھجوا دیا گیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی تحریری آراء بذریعہ ڈاک یا نمائندہ جماعت ۱۰ شہادت ۱۳۲۰ ہش تک مجھے پہنچا دیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

چودھویں حدیث:- اَلرَّاجِعُ فِیْ هِبَتِہٖ کَالرَّاجِعِ فِیْ قَیْئِہٖ

ترجمہ:- اپنی دی ہوئی چیز کو لوٹانے والا اُس شخص کی طرح ہے۔ جو اپنی کی ہوئی قے واپس لوٹا لے۔

(۱)

سبحان اللہ! اسلام کیسا پاک مذہب ہے اور اللہ اکبر! سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کیسے پاکباز انسان تھے۔ کہ اپنے متبعین کے دامن پر کوئی دھبہ بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اسی حدیث کو دیکھو۔ کہ ایک مسلمان کو اخلاق کے کتنے بلند معیار تک پہونچا دیا گیا ہے۔ اور بداخلاقی سے کتنی شدید نفرت اور کراہت کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ فرمایا۔ جو شخص کسی شخص کو کوئی چیز دے دیتا ہے۔ لیکن پھر ایسا کمینہ ہے۔ کہ دے کر اُسے واپس لینا چاہتا ہے۔ وہ اپنے اس فعل کو معمولی فعل نہ سمجھے۔ کہ چلو کیا ہوا۔ دیا بھی ہم نے اور لیا بھی ہم نے۔ اس لئے فرمایا کہ کیا یہی اصول اپنی کی ہوئی قے پر بھی چسپاں کرو گے۔ کہ ہوا کیا حلق سے قے نکالی بھی ہم نے۔ اور واپس بھی ہمیں نے کی؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ حالانکہ اصول تو ایک ہی ہے۔ لیکن تم مرنا قبول کرو گے۔ مگر ایک دفعہ معدہ سے غذا نکال کر پھر واپس نہ لو گے۔ اسی طرح تم کو یہ بھی نہایت بُرا۔ اور مکروہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کسی کو کوئی چیز دے کر پھر اُسے واپس لے لو۔

(۲)

ایک دوسری حدیث میں ہے۔ کہ کسی کو کوئی چیز دے کر واپس لے لینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کتا قے کر کے پھر اُسے چاٹ لیتا ہے۔ لیکن تم انسان ہو۔ کُتے نہیں ہو۔ عاقل ہو۔ لا یعقل نہیں ہو۔ اور کُتا حیوان لا یعقل ہے۔ لیکن جب وہ اپنی قے چاٹنے لگتا ہے۔ تو اُسے دیکھنا بھی تم برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ تم خود روز و شب کُتے والی حرکت کرتے ہو۔ کہ کسی کو چیز دی۔ اور پھر واپس لے لی۔ کسی کو کوئی ہبہ کیا۔ اور پھر لوٹا لیا۔ بیوی کو زیور بخش دیا۔ اور پھر چند روز کے بعد اُسے تڑوا کر گل چھرے اڑا لئے۔ بیوی پر لٹو ہوئے تو اپنی ساری جائداد بخش دی۔ لیکن جب اُس سے دل سیر ہو گیا۔ اور کسی اور ماہ جبیں پر دل آیا تو سب ہبے منسوخ اور سب وعدے کالعدم اور سب معاہدات ھباءً منثورا ہو گئے زبان نہ ہوئی۔ جھوٹ کی قینچی ہوئی۔ دل نہ ہوا۔ افتراؤں کی گٹھڑی ہوئی۔ عزم نہ ہوا۔ تذبذب کی پوٹ ہوئی۔ لیکن یاد رکھو۔ یہ سب مکروہ نقائص ہیں۔ اور حرام ممنوعات ہیں۔ مومن کو ارادہ کا پکا عزم کا پختہ۔ طبیعت کا مستقل اور وعدہ کا سچا ہونا چاہیئے لیکن جب بیوی اور بچوں کو رشتہ داروں اور دوستوں کو یتیموں اور مسکینوں کو انجمنوں اور کمیٹیوں کو ایک جائداد دے دی۔ تو بس دے ہی دی۔ یہ نہیں۔ کہ بعد میں حیلے بہانے تراشے جا رہے ہیں۔ کہ کسی طرح دے کر چیز واپس مل جائے۔ کبھی فقہ کے ابواب الحیل کا مطالعہ ہو رہا ہے۔ اور کبھی ظاہر پرست فقہاء کے فتووں کی ورق گردانی ہو رہی ہے۔ کہ ایک ہبہ بالبدل ہوتا ہے۔ اور ایک ہبہ بلا بدل اور یہ کہ ہبہ بالبدل واپس نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہبہ بلا بدل واپس لیا جا سکتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حالانکہ مومن کے لئے کوئی دستور العمل نہیں۔ مگر وہ جو خدا اور اس کے رسول نے مقرر کیا ہو۔ اور ایک مسلم کے لئے کوئی ضابطہ نہیں۔ مگر وہ جو قال اللہ اور قال الرسول پر مشتمل ہو۔ ہم کسی فقیہہ کے پابند یا مقلد نہیں ہم تو قرآن وحدیث کے متبع ہیں۔ اور یہ حدیث صاف طور پر پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ دے کر چیز کا واپس لینا مومن کا کام نہیں۔ بلکہ مومن کیا یہ کسی معمولی انسان کا بھی کام نہیں۔ ہاں یہ کام کُتے کا ہے۔ کہ خود ہی قے کرتا اور خود ہی اُسے چاٹ لیتا ہے۔

(۳)

قادیان میں ایک صاحب تھے۔ وہ اپنی بیوی سے ایسے راضی ہوئے۔ کہ اپنا مکان اس کو ہبہ کر دیا۔ اور اخبارات سلسلہ کے ذریعہ اعلان عام کر دیا۔ کہ میں اپنا مکان اپنی بیوی مسماۃ فلاں کو اپنی زندگی میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ ہبہ کرتا ہوں۔ اور آج سے اس مکان پر میرا کوئی دخل و تصرف نہ ہوگا۔ لیکن چند سال کے بعد وہی محبوبہ جب مبغوضہ ہو گئی اور وہی پیار جب نفار ہو گیا۔ تو اعلان کیا گیا۔ کہ وہ مکان میرا ہے مسماۃ صاحبہ کا نہیں۔ بیوی بھی ہمت والی تھی مقدمہ قضاء میں گیا۔ اس دوران میں وہ مجھ سے جامعہ احمدیہ کے دفتر میں ملنے آئے میں نے کہا۔ کہ صاحب! وہ مکان تو آپ اپنی بیوی کو دے چکے ہیں۔ اور ہبہ کا اعلان بھی ہو چکا ہے۔ فرمانے لگے۔ کہ میں نے فقہ کی کتابوں کے سینکڑوں حوالے جمع کر لئے ہیں۔ کیا مجال ہے کہ قاضی چون و چرا بھی کر سکے۔ میرا ہبہ بلا بدل تھا۔ سب فقہاء کہتے ہیں۔ کہ ہبہ بلا بدل واپس لیا جا سکتا ہے۔ جب وہ اپنی لمبی چوڑی تقریر بڑے جوش و خروش سے کر چکے۔ تو میں نے کہا۔ کہ آپ نے تو واقعہ میں کمال کر دیا۔ کہ اپنی تائید میں فقہ کے سینکڑوں حوالے جمع کر لئے۔ یہ سُنکر وہ پھول گئے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ مہینوں تک ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کے بعد یہ مواد جمع کیا ہے۔ اور مقدمہ میں یقیناً میری ہی جیت ہے۔ کہ مسماۃ کی مجال نہیں۔ کہ اُس گھر میں قدم تک رکھ سکے یہ کہہ کے لگے وہ فقہ کے بعض حوالے فر فر زبانی پڑھنے۔ یہ سب کچھ سُنکر میں نے عرض کیا۔ کہ جناب فقہ تو آپ کی تائید میں ہے۔ مگر یہ تو فرمایئے۔ کہ قرآن و حدیث اور قال اللہ اور قال الرسول کا بھی کوئی حوالہ آپ کے پاس ہے۔ اور خدا اور اس کا رسول بھی آپ کے حق میں ہیں۔ یہ سُنکر وہ مبہوت رہ گئے۔ اور ان کی حالت ایسی ہو گئی جیسی کسی پر بجلی گرے۔ بالکل خاموش و ساکت۔ بلکہ کھڑے کھڑے گرنے لگے۔ میں نے جلدی سے انہیں کُرسی دی وہ معمّر آدمی تھے۔ اُسی وقت بازار سے گرم دودھ منگا کر پلایا۔ تو اُن کے حواس بجا ہوئے۔ اس کے بعد دو طالب علموں کو اُن کے ہمراہ کیا۔ جو سہارا دے کر انہیں گھر پہونچا آئے۔

اس کے بعد دوسرے روز صبح کے وقت میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ محلہ دارالانوار میں مع مسماۃ صاحبہ کے میرے مکان پر تشریف لائے۔ اور اپنی پہلی محبت۔ اور پھر بعد کے انقلاب کے وجوہ بیان کر کے رو دھو کر میاں بیوی نے صلح کر لی۔ اور مقدمہ دارالقضاء سے واپس لیا گیا۔ اور مکان کے متعلق دوبارہ تحریری ہبہ نامہ تیار کیا گیا۔ جس پر بطور گواہ کے میرے بھی دستخط لئے گئے۔ اور بیوی کو اختیار دیا گیا۔ کہ جب چاہے وہ مکان فروخت کر سکتی ہے۔ اور اس طرح "میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی" پر معاملہ ختم ہوا۔

پھر چند دنوں کے بعد وہ بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہو کر جنت الماوی میں پہونچ گئے اور بیوی صاحبہ نے مکان فروخت کر کے اپنے پیسے کھرے کر لئے۔ اور اس طرح بُرے آغاز کا اچھا انجام ہو گیا۔

سبحان اللہ وہ بھی کیسے پاکباز بزرگ تھے۔ کہ اپنی غلطی معلوم کرتے ہی حق کی طرف رجوع کر لیا۔ مومن ہو۔ تو ایسا ہو۔ اللّٰھم اغفر لہٗ۔

(۴)

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کوئی چیز حکیم محمد عمر صاحب کو عنائت کی۔ چند دنوں کے بعد کسی غلط فہمی کی وجہ سے حکیم صاحب نے یہ خیال کیا۔ کہ شائد حضور وہ چیز واپس لینا چاہتے ہیں حکیم صاحب کی طبیعت جیسا کہ اکثر احباب کو معلوم ہے بہت بے تکلف واقعہ ہوئی ہے۔ انہوں نے صفائی سے اس امر کا اظہار حضور کے سامنے کر دیا حضور نے فرمایا کہ حکیم صاحب! کیا ہمارے متعلق آپ نے یہ خیال کر لیا۔ کہ ہم ایک چیز دے کر واپس لے سکتے ہیں؟ جبکہ حدیث شریف میں اسے نہائت مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ کہہ کر حضور نے میری طرف اشارہ کیا۔ کہ ان سے وہ حدیث پوچھ لو۔ میں نے یہ حدیث الراجع فی ھبتہ کالراجع فی قیئہٖ خود حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے پڑھی ہوئی تھی۔ مگر چونکہ اس میں دے کر واپس لینے کو قے چاٹنے سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں اس ناپسندیدہ فعل کے ذکر سے میری طبیعت سخت شرماتی تھی۔ حکیم صاحب زور دیتے تھے۔ مگر میں خاموش تھا۔ آخر شیخ محمد تیمور صاحب ایم۔ اے سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے فوراً یہ حدیث پڑھ دی۔ یہ سنکر حضرت خلیفۃ المسیح نے میری طرف اشارہ کرکے کہا۔ کہ حدیث تو انہیں بھی یاد تھی مگر ہمارے ادب اور لحاظ کی وجہ سے انہوں نے یہ حدیث پڑھی نہیں۔ حضور کے اس ریمارک سے جو خوشی مجھے پہونچی اس کا اثر آج تک میرے دل میں موجود ہے۔ حالانکہ اس واقعہ کو تیس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن آہ وہ شفیق استاد اور اس کی وہ مجلسیں نہ رہیں۔ وہ مطب تو ہے مگر وہ طبیب روحانی وجسمانی وہاں نہیں۔ خدا کی قسم جب حضور کی مجلس یاد آتی ہے تو دل میں ایک درد اٹھتا ہے۔ اور زبان پر یہ مصرعہ جاری ہوجاتا ہے ؎

آں قدح بشکست وآں ساقی نماند

سچ ہے کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ٭

خُدا تعالیٰ سے ہم کلامی اور نبوّت

غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاف اور واضح تحریرات کو ایسے انداز میں پیش کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ جس سے خواہ مخواہ غلط فہمی پیدا ہو۔ اور حقیقت سے آگاہی کے باوجود وہ ایسا کرتے ہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۲۱ر فروری کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ ۱۲ر مارچ کے پیغام میں شائع ہوا ہے۔ اس میں جناب مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو تحریرات پیش کی ہیں۔ جن کا ملخص یہ ہے۔ کہ میں اس شخص کو جو ختم نبوت کا منکر ہو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اور کہ رسول اور نبی کے الفاظ میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شک ہیں۔ مگر اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں۔ اور ان سے آپ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ "یا تو وہ تفریط تھی۔ کہ بھرے جلسوں میں مسلمان کہتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے ہم کلامی پیچھے رہ گئی۔ اور یا اب اس قدر افراط ہے۔ کہ ایک قوم نے اس ہم کلامی کو نبوت کا مقام دے دیا۔"

مولوی صاحب کے پیشکردہ حوالجات یقیناً صحیح ہیں۔ اور حضور کی کسی تحریر سے کسی مومن کو انکار کی گنجائش نہیں لیکن جناب مولوی صاحب یقیناً حضور کی ان تحریرات سے ناواقف نہیں ہوسکتے۔ جن میں حضور نے مذکورہ بالا عبارات کی تشریح فرمائی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ آپ نے جو معنی اپنے کلام کے کئے ہیں۔ وہی درست اور صحیح ہیں۔ اور جو معنی اس کے خلاف ہوں۔ ان کو آپ کی طرف منسوب کرنا ظلم عظیم ہے۔ یہ تو ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی شخص کہہ دے۔ کہ جو کچھ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے وہ غلط اور نادرست ہے۔ لیکن یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ حضور اپنے کلام کی خود تفسیر فرما دیں۔ اور کوئی شخص اسی کلام سے اس تفسیر کے خلاف کوئی معنی کرے۔ ان تحریرات کی جو جناب مولوی صاحب نے پیش کی ہیں۔ اور ایسی ہی دوسری تحریرات کی جن سے یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ گویا آپ نبوت کے مدعی نہ تھے۔ آپ نے ایک تشریح خود بیان فرمائی ہے۔ اور ان کی تفسیر کے لئے ایک ایسا قاعدہ کلیہ بیان فرما دیا ہے۔ کہ جو بطور اصل کے ہے اور ایسی تشریحات کے وقت اسے نظر انداز کرنا شدید بے انصافی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲)

اس سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنے نبی ہونے سے کبھی انکار نہیں کیا اور جہاں کیا ہے ان معنوں کے لحاظ سے کیا ہے جو غلط طور پر مسلمانوں میں آج کل رائج ہیں۔ یعنی یہ کہ نبی وہی ہوتا ہے جو شریعت لائے۔ یا جس کی نبوت بلا واسطہ ہو۔ اور جو کسی کی امت میں نہ ہو۔ مولوی صاحب نے حضور کی نبوت کی نفی کے لئے جو تحریرات پیش کی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی ایسی تحریرات ہوسکتی ہیں۔ جن میں یہی مضمون بیان ہو۔ لیکن ان سب کے معنی کرتے وقت دیانتداری اور انصاف کا تقاضہ یہی ہے۔ کہ اس اصول کو پیش نظر رکھا جائے۔ جو حضور نے ایسی تحریرات کے متعلق بیان فرمایا ہے ٭

باقی رہا مولوی صاحب کا یہ اعتراض کہ "یا تو وہ تفریط تھی کہ بھرے جلسوں میں مسلمان کہتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے ہم کلامی پیچھے رہ گئی۔ اور یا اب اس قدر افراط ہے۔ کہ ایک قوم نے اس ہمکلامی کو نبوت کا مقام دے دیا۔" سو اس کے متعلق عرض ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کو نبوت قرار دینا جماعت احمدیہ کی پیدا کردہ افراط ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ لیکن جناب مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس ہمکلامی کو نبوت کا مقام دینا جماعت احمدیہ کی افراط نہیں بلکہ یہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جیسا کہ حضور علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ یہ قرآن کریم کا فیصلہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے حضور فرماتے ہیں۔ "جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے۔ بالضرورت اس پر مطابق آیت لا یظہر علیٰ غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳)

پھر فرماتے ہیں "جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت وکمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے"

(الوصیت صفحہ ۱۲)

پھر فرماتے ہیں "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

اور بھی اس قسم کے کئی حوالہ جات ہیں۔ جن سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جس چیز کو جناب مولوی صاحب جماعت احمدیہ کی افراط سے تعبیر کر رہے ہیں وہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان ہے۔ اور ایسا بیان ہے جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور ایک ایسی صداقت ہے جسے قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔

مولوی صاحب نے ایک اور بات یہ بیان کی ہے کہ "حضرت مسیح موعود کو نبی کا لفظ استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ اگر اللہ تعالے سے ہم کلامی کا انکار اس زمانہ میں نہ ہوتا۔" لیکن مولوی صاحب کے اس اجتہاد سے ہمیں اختلاف ہے۔ حضور نے لفظ نبی کا استعمال کسی مصلحت کے ماتحت نہیں کیا۔ اور نہ اس کی بنا کسی دوسرے خیال یا عقیدہ کی اصلاح کے جذبہ پر ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم حضور کی تحریرات سے واضح کر چکے ہیں۔ نبوت کثرت مکالمہ ومخاطبہ ہی کا نام ہے۔ پس حضور کا اپنے لئے نبی کا لفظ استعمال کرنا اس وجہ سے ہے کہ یہی چیز نبوت ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ حضور نعوذ باللہ شرعی اصطلاحات اور اسلامی عقائد میں مصلحتوں کو اثر انداز اور دخیل ہونے دیتے تھے۔

غیر مبایعین سے ہمارے مطالبات

(۲)

الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۴۱ء میں دو مطالبات کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں بعض اور مطالبات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۳) جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے ۱۹۳۷ء میں جب اپنی وصیت کا اعلان کیا۔ تو اس وقت اپنی جائیداد کے ⅕ حصہ کی وصیت کرتے ہوئے۔ اس کی مالیت قریباً پانچ ہزار روپیہ بتائی (پیغام صلح ۴ جنوری ۱۹۳۷ء) مگر ۱۹۳۸ء میں جوبلی کے موقعہ پر ⅕ حصہ کی رقم دس ہزار روپیہ بتائی (ملاحظہ ہو پیغام صلح جوبلی نمبر صفحہ ۴۳) گویا تقریباً دو سال کے عرصہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب کی جائیداد پچیس ہزار کی بجائے پچاس ہزار روپیہ مالیت کی بن گئی۔

اس پر ہم نے سوال کیا تھا کہ قریباً دو سال کے عرصہ میں مولوی صاحب کی جائیداد پچیس ہزار سے پچاس ہزار روپیہ کی مالیت کی کیسے بن گئی۔ مگر اب تک اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

(۴) غیر مبایعین نے کہا تھا "خلیفہ قادیان نے فرمایا کہ قادیان میں پانچ سو منافقین ہیں۔ اور خدا نے ان پانچ سو منافقین کی شکلیں بھی خلیفہ صاحب کو خواب میں دکھلا دیں"

(پیغام صلح ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء)

مگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"بعض لوگوں نے میری طرف یہ بات منسوب کی ہے۔ کہ میں نے کہا ہے۔ کہ قادیان میں پانچ سو منافق ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ جہاں تک میرا علم ہے میری طرف یہ بات منسوب کرنا جھوٹ ہے"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۳۸ء)

ہم متعدد بار مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہ غیر مبایعین اپنے اس دعوے کو ثابت کریں۔ اور بتائیں۔ کہ حضور کی طرف سے کہاں یہ کہا گیا ہے۔ کہ قادیان میں پانچ سو منافق ہیں۔ اور ان کی شکلیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو خواب میں دکھائی گئی ہیں۔ مگر اب تک غیر مبایعین اس مطالبہ کا بھی کوئی جواب نہیں دے سکے۔

(۵) گذشتہ سال جناب مولوی محمد علی صاحب نے خطبہ جمعہ میں کہا "قادیان میں جوبلی کے موقعہ پر خلافت کا جھنڈا لہراتے وقت یہ بڑا بول بولا گیا۔ کہ موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل احمدازم میں ہے اور قرآن کے اندر موجود نہیں۔ یہ صرف ساتویں صدی عیسوی کے توہمات اور جہالتوں کے لئے موزون تھا" (پیغام صلح ۲۸ فروری ۱۹۴۰ء) جوبلی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہراتے وقت نہ ایک نہ دو بلکہ ہزاروں احمدیوں۔ اور غیر احمدیوں کا جم غفیر موجود تھا۔ مگر کسی ایک شخص نے [illegible]

امتحان "فتح اسلام"

خدا تعالےٰ نے اپنی سنت مستمرہ کے مطابق موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تا دنیا اپنے خالق اور محبوب حقیقی سے تعلق پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکے حضور نے اپنی ساری عمر روحانی جہاد میں صرف کی۔ اور ایسی بیش بہا کتب کا ذخیرہ چھوڑا۔ کہ جو ہماری روحانی تشنگی کو بجھانے کے لئے بطور آب حیات ہے۔ پس جو شخص حضور کے حقائق اور معارف سے لبریز کتب کا بار بار مطالعہ نہیں کرتا۔ وہ اس بیش بہا خزانہ کے حصول سے محروم رہتا ہے۔ اسی لئے حضور نے فرمایا۔

"جو شخص کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کو نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے"

پس حضور کی تعلیم کو احباب جماعت کے قلوب میں ذہن نشین کرانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور کی ایک کتاب کا ہر تین ماہ کے بعد امتحان لینے کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضور کی تعلیم کے امتحانات میں شامل ہونے والے احباب کے قلوب میں احمدیت کی حقیقی تعلیم کو راسخ کرنے کا مؤثر ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ افراد جماعت سے توقع رکھتی ہے کہ وہ آئندہ امتحان میں۔ جو ۲۰ شہادت (اپریل) کو ہو رہا ہے۔ بکثرت شامل ہو کر سعادت دارین حاصل کریں گے۔ اس امتحان کے لئے جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے "فتح اسلام" کو بطور نصاب مقرر فرمایا ہے۔

گذشتہ اعلان میں قائدین مجالس کی خدمت میں عرض کی گئی تھی۔ کہ وہ جلد از جلد اپنی اپنی جگہ کے امیدواران کی فہرستیں بمعہ فیس داخلہ ارسال فرمائیں۔ لیکن ابھی تک ان میں سے اکثر نے توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ مکرر انہیں اس اہم اور مقدس فریضہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ ۔

شکریہ!

مولوی عبدالکریم صاحب ڈار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹانگا مشرقی افریقہ ان اصحاب میں سے ہیں جنہیں الفضل سے محبت ہے۔ اور جو دوسروں کو اس کی خریداری کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ انہوں نے کوشش فرما کر افریقہ سے چند ایک خریدار مہیا فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے دوسرے احباب بھی اس ضمن میں کوشش فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (مینیجر)

۔ مندرجہ ذیل مجالس خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھا کام کر رہی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے گذشتہ تین امتحانات میں انہوں نے شرکت نہیں کی۔ لہذا انہیں خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس امر کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اس امتحان میں کثرت سے احباب کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اور جلد از جلد فہرستیں مرتب کر کے ارسال فرمائیں۔ (۱) بیگم پور گنڈھی (۲) بنگہ (۳) آگرہ (۴) یادگیر (۵) انبالہ (۶) گوبال (۷) بریلی (۸) اٹھوال (۹) ونجواں (۱۰) دھرم کوٹ بگہ

خاکسار عبداللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نتیجہ امتحان سالانہ درجہ اولیٰ و ثالثہ و سنسکرت کلاس جامعہ احمدیہ قادیان

درجہ اولیٰ میں امسال ۱۹ طلبہ شریک امتحان ہوئے تھے۔ جن میں سے ۱۶ کامیاب رہے۔ درجہ ثالثہ میں صرف ایک طالب علم تھا۔ جو کامیاب رہا۔ سنسکرت کلاس کے تین طلبہ میں سے صرف دو کامیاب ہو سکے۔ مجموعی طور پر نتیجہ ۸۲ فی صدی رہا۔

درجہ اولیٰ میں میزان میں محمد منور اول اور فضل الٰہی دوئم رہے۔ دینیات میں محمد منور اول اور غلام باری دوئم رہے۔ سنسکرت کلاس میں سے بشیر احمد اول رہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار مرزا ناصر احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ

نمبر شمار	نام جماعت	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	نتیجہ	نمبر شمار	نام جماعت	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	نتیجہ
۱	درجہ اولیٰ	محمد منور	۵۵۹/۸۰۰	پاس	۱۰	درجہ اولیٰ	بشیر الدین	۳۶۶	پاس
۲	"	فضل الٰہی	۴۸۶	"	۱۱	"	محمد امین	۳۴۶	"
۳	"	غلام باری	۴۷۹	"	۱۲	"	منیر احمد ونیس	۳۵۵	"
۴	"	ناصر الدین	۴۴۰	"	۱۳	"	محمد حسین	۳۳۷	"
۵	"	جلال الدین	۳۸۴	"	۱۴	"	عبد الوہاب	۳۲۵	"
۶	"	نصیر الدین	۴۲۱	"	۱۵	"	محمد شریف	۴۳۵	"
۷	"	عبد الرحیم	۴۱۱	"	۱۶	"	خطیب الرحمٰن	۳۳۸	"
۸	"	عبد العزیز	۴۲۹	"	۱	درجہ ثالثہ	نور الحق	۴۲۵/۹۰۰	پاس
۹	"	محمد یعقوب	۳۲۹	"	۱	سنسکرت کلاس	بشیر احمد	۴۳۷/۸۰۰	"
					۲			۲۵۳/۸۰۰	"

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لٹریچر

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ایسے مبارک موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر نہایت مناسب ہے۔ جن کی قیمتیں احباب کی سہولت کے لئے اصل لاگت سے بھی کم لگائی گئی ہے۔

(۱) ہمارا رسولؐ تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی۔ جنگ کے حالات۔ اسلامی ہدایات برائے جنگ اور خلاصہ تعلیم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم درج ہے۔ گورمکھی میں مل سکتا ہے قیمت صرف ایک آنہ۔ چھ روپے سینکڑہ

(۲) امن عالم جس میں اسلام کی بے نظیر تعلیم۔ دوسری قوموں سے اتحاد اور باہمی مساوات پر مؤثرانہ انداز میں اختصار سے تبصرہ کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ۔ اردو۔ گورمکھی۔ ہندی تینوں زبانوں میں مل سکتا ہے۔

(۳) "Why I believe in Islam" جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسلامی رواداری۔ مذہبی آزادی معاشرتی اور تمدنی اصول کے متعلق ایسے پیرایہ میں اظہار فرمایا ہے۔ جو کہ ایک حق جو انسان کے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ قیمت صرف ۳ تین روپیہ سینکڑہ

(مہتمم نشر و اشاعت۔ قادیان)

ضروری تصحیح دفتر کی غلطی کی وجہ سے وصیت کا نمبر ۵۰۰۰ کے بعد ۶۰۰۰ شروع کر دیا گیا تھا۔ اس لئے اب تک اگر کسی موصی کو اس کا نمبر ۶۰۰۰ یا اس کے بعد کا نمبر دیا گیا ہو تو وہ اس کو ۱۰۰۰ کم سمجھے اور درستی کر لے یعنی اگر کسی کو ۶۰۱۲ پہنچا ہو تو وہ اپنا نمبر ۵۰۱۲ سمجھے اب تک وصیت کا نمبر ۵۰۰۰ تک پہنچا ہے (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

اطفال احمدیہ کا ورزشی مقابلہ

مجلس اطفال قادیان کے ماہوار اجلاس منعقدہ ۲۱ فروری ۱۹۴۱ء میں بچوں نے متفقہ طور پر صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست کی تھی۔ کہ ان کے لئے بھی ورزشی مقابلہ کا انتظام کیا جائے۔

اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے اطفال کے لئے ۲۴ شہادت مطابق ۲۴/۲۵ اپریل ۱۹۴۱ء کو مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہونگے۔ بچوں کو ابھی سے اس میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

(۱) دوڑیں ۱۰۰ گز۔ ۲۰۰ گز (۲) چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ (۳) تین ٹانگ کی دوڑ۔ روک دوڑ۔ آنکھیں بند کر کے چھونا۔ مینڈھے کی لڑائی۔ (۴) مقابلہ و مشاہدہ و معائنہ کراس بیٹ چھلانگ (۵) تیرنا (۶) پیغام رسانی جس میں حصہ لینے والی مجالس پانچ پانچ نمائندے بھیجیں گی (۷) کبڈی

(خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ)

قابل توجہ سکرٹری صاحبان مال

عام طور پر سکرٹریان مال چندہ ارسال کرتے وقت موصیان کا نمبر وصیت تحریر نہیں کرتے ہر ایک رقم کے ساتھ موصی کا نام اور نمبر وصیت لکھنا ضروری ہے۔ ورنہ دوسرے موصیوں کے ہمنام ہونے کی وجہ سے رقوم ایک دوسرے کے کھاتہ میں درج ہو جاتی ہیں جس سے موصیوں کا حساب خراب ہو جاتا ہے۔ پہلے بھی کئی بار سکرٹریان کو توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن [illegible] آئندہ خیال رکھیں۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

بیکاروں کے لئے نادر موقعہ

معلوم ہوا ہے کہ انسپکٹریٹ آف جنرل سٹورز کے سیکشن L.V.R میں میٹل۔ لیدر اور ٹکسٹائل ایگزامینروں کی اشد ضرورت ہے۔ صرف وہ احمدی امیدوار جو کہ انڈسٹریل سکولز میں میٹل۔ کپڑے یا چمڑے کا کام سیکھ چکے ہوں درخواستیں بھیجیں۔ میٹل کے کام کے لئے درخواست کنندگان کا مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔ ٹکسٹائل کے کام کیلئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ -/۱/۴ روزانہ اور دو گھنٹے اوور ٹائم لگانے پر -/۱/۸ روزانہ دی جائیگی۔ امیدوار اصحاب مع نقول سرٹیفکیٹس اپنی اپنی درخواستیں بہ تصدیق مقامی پریذیڈنٹ سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر دفتر امور خارجیہ میں بھیجدیں۔ (ناظر امور خارجیہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

دعائے مغفرت

جناب خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب اسسٹنٹ برج انجینیر بیاس کے سپر شیخ نسیم اللہ صاحب ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار بشیر احمد برج ورکس بیاس ضلع امرتسر

سکنی و زرعی اراضیات قابل فروخت

میری جائیداد میں سے مندرجہ ذیل اراضیات قابل فروخت ہیں۔ (۱) اراضی زرعی قسم اول ۲۴ کنال قیمت ۱۱۰۰ روپیہ معہ اخراجات رجسٹری واقعہ موضع کوٹ ٹوڈرمل متصل قادیان جانب شرق (۲) اراضی سکنی یک کنال واقعہ محلہ دارالبرکات شرقی قیمت پندرہ روپے فی مرلہ (۳) اراضی سکنی دو قطعہ سات مرلہ و دس مرلہ قیمت بیس روپے فی مرلہ (۴) اراضی سکنی ایک قطعہ بارہ مرلہ برلب سڑک قیمت آٹھ روپے فی مرلہ (۵) اراضی سکنی دو کنال برلب سڑک قیمت ساڑھے سات روپے فی مرلہ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو کریں۔ فتح محمد سیال ایم۔ اے۔ قادیان

مسئلہ جنازہ کی حقیقت

جناب مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ کا جواب

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر غیر مبایعین نے مسئلہ جنازہ غیر احمدیان کے متعلق ایک رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" لکھکر شائع کیا تھا۔ اور اس رسالہ میں بڑی تحدی کے ساتھ چیلنج کیا تھا۔ کہ کوئی مبائع احمدی ثالث بنکر میدان میں آئے۔ اور اس رسالہ کا جواب لکھے اور بعد میں بھی اس چیلنج کو اخبار پیغام صلح میں کثرت کیساتھ دوہرایا گیا۔ سو الحمد للہ کہ اب اس رسالہ کا مفصل اور مدلل جواب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی قلم سے زیر عنوان

"مسئلہ جنازہ کی حقیقت"

تیار ہوکر شائع ہوگیا ہے۔ اور باوجود تعداد صفحات ۲۳۲ ہونے کے قیمت صرف ۵/ فی نسخہ رکھی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی بھی عمدہ ہے۔ امید ہے احباب اس ضروری رسالہ کو کثرت کے ساتھ خرید کر اور غیر مبایعین میں شائع کرکے عنداللہ ماجور ہوں گے۔ آٹھ رسالے اکٹھے خریدنے والوں سے مشاورت کے موقعہ پر صرف ساڑھے چار آنے فی نسخہ قیمت چارج کی جاوے گی۔

علاوہ ازیں حال ہی میں ایک دوسرا رسالہ "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بھی مصنف ممدوح کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی غیر مبایعین میں اشاعت کیلئے بہت مفید ہوسکتا ہے۔ تعداد صفحات ۱۶۰۔ قیمت فی نسخہ ۴/ اور آٹھ رسالے اکٹھے خریدنے والوں کیلئے مشاورت کے موقعہ پر فی نسخہ ۳/۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ صرف پچیس روپیہ میں طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ :- مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

رشتے درکار ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی جو ایک معزز اور مخلص خاندان کے فرد ہیں۔ ان کی تین لڑکیوں کیلئے جو تعلیم یافتہ سلیقہ شعار۔ امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہیں۔ اور صاحب سیرت ہیں۔ معقول ذریعہ معاش رکھنے والے نوجوان رشتوں کی ضرورت ہے، جو نیک صالح تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں اور مخلص خاندان کے فرد ہوں۔ لڑکیوں کی عمر علی الترتیب ۲۵-۲۱-۱۷ سال ہے۔ خط و کتابت بنام :-

ات، معرفت مرزا غلام حیدر صاحب احمدی وکیل امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ ضلع پشاور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اپریل ۱۹۴۱ء سے تیسرے درجہ کے ارزاں ٹکٹ آزمائش کے طور پر بادامی باغ اور مندرجہ ذیل اسٹیشنوں کے درمیان جاری کئے جائیں گے۔

اسٹیشن	ارزاں ٹکٹ یکطرفہ	ارزاں ٹکٹ واپسی	جتنے عرصہ کیلئے کارآمد ہونگے	اسٹیشن	ارزاں ٹکٹ یکطرفہ	ارزاں ٹکٹ واپسی	جتنے عرصہ کیلئے کارآمد ہونگے
	پائی-آنہ-روپے				پائی-آنہ-روپے		
گکھڑ	۰-۹-۰	—	—	سرگودھا	۱-۳-۱	—	—
نظام آباد پنجاب	۰-۱۱-۰	—	—	سیالکوٹ	۱-۰-۰	—	—
وزیر آباد	۰-۱۱-۰	—	—	گجرات	۰-۱۲-۰	—	—
						پائی-آنہ-روپے	
				جہلم	—	۲-۴-۰	دو دن
جموں توی	۱-۵-۰	—	—	چوہڑکانہ	—	۰-۱۲-۰	//
چوڑانوالہ	۰-۱۱-۰	—	—	سچا سودا	—	۰-۱۲-۰	//
لائلپور	۰-۱۴-۰	—	—	ننکانہ صاحب	—	۱-۰-۰	//

چیف کمرشل مینیجر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی میکینیکل برانچ میں ٹریڈ اپرنٹس کی اسامیوں کیلئے امیدواران کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اپرنٹس شپ کا زمانہ پانچ سال ہے جنمیں پہلے سال چار آنہ چھ پائی روزانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ دوسرے سال سات آنہ یومیہ۔ تیسرے سال نو آنہ چھ پائی یومیہ۔ چوتھے سال گیارہ آنہ چھ پائی یومیہ۔ کل ۱۲۰ امیدوار لئے جائینگے مسلمانوں کے لئے ۸۰ اسامیاں۔ اینگلو انڈین اور ڈومیسائلڈ یورپینوں کے لئے ۱۱۔ اور دیگر اقلیتوں کے لئے گیارہ۔ امیدواران کی عمر یکم جولائی ۱۹۴۱ء کو پندرہ سال سے کم یا اٹھارہ سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ کم سے کم تعلیمی معیار پرائمری کا امتحان ہے۔ درخواستیں معہ اصل سکول سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش دی ہوئی ہو۔ قریبی ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں مثلاً دھلی۔ فیروز پور۔ کراچی۔ لاہور۔ ملتان کوئٹہ اور راولپنڈی کے دفاتر میں ۱۵ مئی ۱۹۴۱ء سے قبل پہنچ جانی چاہئیں۔

امیدواران کو جو ڈویژنل سیلیکشن بورڈ کی طرف سے ۱۹ مئی ۱۹۴۱ء کو دس بجے بغرض انٹرویو بلایا جائے گا۔ اپنے خرچ پر حاضر ہونا ہوگا۔ وہ امیدوار جنہیں مناسب سمجھا جائے گا۔ آخری انتخاب کے لئے سپرنٹنڈنٹ میکینیکل ورکشاپس مغلپورہ کے دفتر میں ۲۸ مئی ۱۹۴۱ء کو بلایا جائیگا۔ اور انہیں اس غرض کیلئے ریل پاس دیا جائے گا۔ منتخب شدہ امیدواران کو تقرر سے قبل کلاس سی۔ ا کا میڈیکل امتحان پاس کرنا ہوگا۔

چیف میکینیکل انجنیئر لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۹ مارچ یوگوسلاویہ میں مارشل لاء نافذ ہے۔ اور محاصرہ کی سی کیفیت ہے۔ نازی گورنمنٹ نے یوگوسلاویہ کی حکومت سے پوچھا ہے کہ محوری پیکٹ پر قائم رہنے کا یقین دلائے۔ مگر اس کی جانب سے تاحال کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ نائب وزیر اعظم کو نئی حکومت سے اختلاف ہے۔ اور اس نے ابھی چارج نہیں لیا۔

امرتسر ۲۹ مارچ سنٹرل اکالی دل نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ حکومت نے سکھوں کے مطالبات مان لئے ہیں اس لئے اب مورچہ لگانے کی ضرورت نہیں۔

لنڈن ۲۹ مارچ مسٹر متسوکا نے روم روانہ ہونے سے قبل رِبن ٹراپ سے پھر ملاقات کی۔ جرمن اخبار لکھتے ہیں۔ کہ جاپان نے برطانیہ کے خلاف موثر قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے رِبن ٹراپ نے مسٹر متسوکا کے اعزاز میں دعوت دی۔ اور اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں ہمیشہ برطانیہ کا دوست رہا ہوں۔ مگر برطانوی لوگوں نے میری بات نہ مانی۔

بخارسٹ ۲۹ مارچ رومانوی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہودیوں کی تمام جائدادیں حکومت نے ضبط کر لی ہیں۔ اور انہیں آئندہ کوئی جائداد خریدنے کا حق نہیں۔

لنڈن ۲۹ مارچ بحری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی بحیرہ روم میں اطالوی اور برطانی جہازوں میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔ برطانی طیارے بھی اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اٹلی کے ایک جنگی جہاز ایک تباہ کن جہاز اور دو کروزروں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

لنڈن ۲۹ مارچ ناروے کے نازی کمشنر نے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔ اور شہریوں پر کڑی پابندیاں لگا دی ہیں۔

برلن ۲۹ مارچ جاپانی وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ چین اور جاپان کی جنگ مزید دس برس جاری رہے گی ہم ابھی بالکل تازہ دم ہیں۔

لنڈن ۲۹ مارچ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت بلغاریہ میں تین لاکھ کے قریب جرمن سپاہی پہنچ چکے ہیں۔ اور مزید بری دستے روزانہ آ رہے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ترکی کی سرحد پر طیارہ شکن توپیں نصب کی جا رہی ہیں۔

انقرہ ۲۹ مارچ۔ بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق ترکی کیا رویہ اختیار کرے گا؟ اس کی وضاحت ترکی کے مشہور سیاسی لیڈر ایم یورال نے جو چیمبر آف ڈپٹیز کے ممبر بھی ہیں ایک تقریر کی جس میں آپ نے کہا ہم لڑنا نہیں چاہتے۔ اور نہ ہی ہم اپنی آزادی کو فروخت کر کے امن خرید نے کے لئے تیار ہیں۔ ترکی اور برطانیہ کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ہم امن چاہتے ہیں بشرطیکہ تمام دوسری طاقتیں ہماری آزادی اور حقوق کا احترام کریں۔ بڑے سے بڑے خطرہ کے سامنے بھی ہم اپنی آزادی کو چھوڑنے یا اس سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔

وردھا ۲۹ مارچ مسٹر مہادیو ڈیسائی نے اخبارات کے نام ایک بیان میں کہا ہے کہ ہری جن کی اشاعت ابھی غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی رہے گی۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ زبردست سنسر شپ کے باوجود جو خبریں جرمنی سے آ رہی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حال ہی میں جو بم برطانوی جہازوں نے برلن کے گرد و نواح میں پھینکے۔ ان سے وہاں قیامت بپا ہو گئی ہے تقریباً ۱۰۰۰ اشخاص ہلاک ہوئے اور ۱۰۰۰ کے قریب شدید طور پر زخمی۔ ہیمبرگ پر جو حملہ کیا گیا۔ اس میں ۲۵۰ کے قریب ہلاک ہوئے۔

ماسکو ۲۹ مارچ۔ میڈرڈ میں حکومت نے خوراک پر مزید پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ پہلے ہی گندم کا راشن مقرر ہے مگر اب اسے اور بھی سخت کر دیا گیا ہے

لنڈن ۲۹ مارچ بلگریڈ کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ یوگوسلاویہ کے سابق وزیر اعظم ایم سیوٹکووچ ابھی تک قید میں ہیں۔ اس سے پیشتر ہنگری سے ان کی رہائی کی جو اطلاع موصول ہوئی تھی۔ تاحال اس کی تصدیق نہیں ہوئی

نئی دہلی ۲۹ مارچ آل انڈیا ہندو لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا دو روزہ اجلاس آج مسٹر اینے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ہندوستان اور باقی دنیا کے واقعات کی روشنی میں موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

کیپ ٹاؤن ۲۹ مارچ حکومت جنوبی افریقہ کے سرکاری اعلان میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ریئر ایڈمیرل جے۔ ڈبلیو منڈل ۹ دوسرے افسروں سمیت ہوائی جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ ان کا طیارہ کسی حادثہ کی وجہ سے پاش پاش ہو گیا۔ جس سے طیارے کی تمام سواریاں ہلاک ہو گئیں۔ امیر البحر جے ڈبلیو منڈل راس امید کے بحری دفاع کے انچارج تھے۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ حکومت ہند اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے کہ جاپان سے آنے والے مصنوعی ریشم اور ریشم کے کپڑے پر ڈیوٹی تین آنہ سے بڑھا کر پانچ آنہ کر دی جائے۔

ناگپور ۲۹ مارچ۔ آج ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر مونجے نے کہا۔ کانگرس کا پروگرام نکما ہے۔ اور سوائے گاندھی جی کی ذات کے کانگرس کے پاس کوئی قابل ستائش چیز نہیں

لنڈن ۲۹ مارچ۔ برطانیہ کے امیر البحر مسٹر الیگزینڈر نے آج تقریر میں یوگوسلاویہ کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ ہٹلر کی سب سے بڑی سیاسی شکست ہے۔ اور یہ کہ یوگوسلاویہ کی مردانگی نے یورپ کی سیاسیات کا نقشہ پلٹ دیا ہے۔ محوری حکومتیں انگریزی بولنے والی قوموں کو شکست نہیں دے سکتیں۔ آپ نے آگے چل کر کہا کہ ہم ڈکٹیٹر شپ یا کسی علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے نہیں لڑ رہے۔ بلکہ آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۹ مارچ۔ مردم شماری کے متعلق جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان کی رو سے بنگال کی آبادی ۲۰ فی صدی بڑھ گئی ہے۔ کلکتہ کی آبادی میں ۸۵ فی صدی ہوا ہے۔ اب آبادی ۲۰ لاکھ سے زیادہ ہو گئی ہے۔

کراچی ۲۹ مارچ آج وزیر تعلیم کے مکان پر سندھ پراونشل آزاد مسلم پارٹی قائم کی گئی۔ صوبہ کے مختلف حصوں سے قریباً دو سو مسلمانوں نے شمولیت کی۔ خان بہادر اللہ بخش نے پارٹی کا افتتاح کیا۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ بھی موجود تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم وزراء اس پارٹی کا حلف لیں گے۔ اور اس کے پروگرام پر ہی عمل کریں گے

قاہرہ ۲۹ مارچ۔ اٹلی ریڈیو نے کل ایک گپ ہانکی تھی کہ انگریزوں نے ساحل یمن کے قریب جزائر فراسان پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور کہ سعودی عرب حکومت نے پروٹسٹ کیا ہے۔ لیکن آج سعودی حکومت نے اس امر کی تردید کر دی ہے۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے لئے جو سٹینڈنگ کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کے پانچ نہیں بلکہ سات ممبر ہوں گے جن میں سے چار ممبر اسمبلی نامزد کئے جائیں گے۔

کراچی ۳۰ مارچ۔ سندھ کے نئے گورنر آج کراچی پہنچ گئے ہیں۔ سندھ میں ایک انڈیپنڈنٹ مسلم پارٹی بن گئی ہے۔ جس میں صوبہ کے وزیر اعظم کے علاوہ ان کے دو اور ساتھی بھی شامل ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی